نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ معہ محصول ؎

نمبر ۳۶- جلد ۴ | لودیانہ ۷، ستمبر ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

نئی کتابیں

قیمت جنکی خریدار کے لئے ہر تک معہ محصول اور زیادہ ہر سے بلا محصول ہے جن جن صاحبوں کو خریدنا کتب مذکور کا منظور ہو زر قیمت بھیجکر صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ سے منگالیں*

نام کتاب	تعداد صفحہ	قیمت
مطلع نور	۱۳۴	۲/
ہدایت الدنیا	۱۲۷	۲/
کلیون ومیا کا قصہ	۱۰۵	۲/
دلچسپ کہانیاں	۳۵	۳ پائے
مالا کہانی	۲۴	۳ پائے
سلاطین کی حکایت	۳۶	۳ پائے
ملکہ کی حکایت	۳۰	۲ پائے
شاہزادہ کی حکایت	۲۲	۱ پائے
بگڑے لڑکے کی حکایت	۱۵	۱ پائے
مرغی اور اُسکے بچوں کی حکایت	۲۰	۱ پائے
گھنگچیوں کی حکایت	۱۸	۱ پائے
جنم کنڈلی	۲۰	۱ پائے
کاذبو کا قصہ	۱۵	۱ پائے

غزل

ہمیں اپنی شفاعت کا مسیح پر اب بھروسا ہے-
ہمارے واسطے جسنے کیا مرنا گوارا ہے-

نہ لایا درمیاں میں طلق معصیت کو وہ دنیا کی
فدا کر اپنی جان- ہم کو گناہوں سے بچایا ہے-

شفیع عاصیاں بیشک وہ فرزند الٰہی ہے-
گواہی دینے والا صاف جسکے حق میں یحیٰی ہے-

خدا ہونے میں شک کیا ہے کہ فرمایا ہے خود اُسنے
مجھے جس شخص نے دیکھا خدا کو اُسنے دیکھا ہے-

قیامت میں نہ کر اے سحر فکر اپنے گناہوں کی-
ترا حامی تو عیسیٰ ہے ترا مالک مسیحا ہے-

نور افشاں

جو بڑی مردم شماری ہندوستان میں ۱۸۷۲ء میں کی گئی تھی اُسکے بموجب ممالک ہندوستان مقبوضہ گورنمنٹ انگریزی میں کل تعداد مسلمانوں کی ۴۰۰۲۵۳۷ ہے اور جو شخص اندازہ کرنے کی نہایت قابلیت رکھتے ہیں وہ یہہ خیال کرتے ہیں کہ یہہ تخمینہ بھی کم ہے پس اگر ہندوستانی ریاستوں کے مسلمانوں کا بھی لحاظ کیا جاوے تو غالباً اُن مسلمانوں کی تعداد جن پر ہندوستان میں علانیہ یا در پردہ انگریزی حکومت ہے پانچ کروڑ سے کم نہیں ہے ہندوستان میں بھی مثل اور ملکوں کے اُن کے دو فرقے ہیں یعنے شیعہ و سنی لیکن دونوں فرقوں کی تعداد نہیں بیان کی گئی- مختلف صوبوں میں مسلمانوں کی تعداد حسب تفصیل ذیل ہے: بنگالہ ۱۰۳۳۳۲۵۵۱۹- پنجاب ۵۸۲۷۳۲۷۹- اضلاع شمال و مغرب ۴۰۰۰۲۸۹۳۴- بمبئی ۵۰۴۰۲۰۷- مدراس ۱۸۵۷۰۰۰- اوده ۷۷۰۰۷۷۹۱۱- آسام ۱۴۰۹۱۱۰- اضلاع متوسط ۲۳۲۱۷۴۲-

میسور ۲۰۰۸۹۹۱ - بہار ۱۵۱۹۵۴۴۵ - برٹش برہما ۹۹۰۴۴۰۶ - اجمیر ۲۲۷۶۹۲ - کرگ ۴۰۳۱۱ - میزان کل ۲۷۵۲۸۸۰۰۴۴ +

—— آجکل ٹرکی میں جنگ ہورہی ہی جس سے ایک عجیب تشویش ہی اور مفصل حال معلوم نہیں ہوتا ہی دونو طرف کے لوگ اپنی اپنی کہتے ہیں ایک کہتا ہی کہ ہم غالب آئے ہیں اور دوسرا کہتا ہی کہ ہم بس اس حالت میں کوئی دریافت نہیں کرسکتا ہی کہ جنگ مذکور میں کون غالب آیا اور کون مغلوب جو لوگ صحیح خبر دریافت کرنا چاہتے ہیں وہ دریافت نہیں کرسکتے ہیں +

سلطان عبدالعزیز خان کی نسبت لوگوں کا بیان تھا کہ اُنھوں نے خزانہ جمع کر رکھا ہی مگر یہہ باتیں خیالی تھیں صرف ایک لاکھ پونڈ اور کسی قدر جواہرات تھا یہہ بات سرہنری ولیٹ صاحب کے نیچ کی چیٹھی سے معلوم ہوئی کل تعداد ایک ملین اسٹرلنگ ہوگی نصف قیمت پر جواہرات پیرس میں رہن کیا گیا ہی +

—— ولایت کے ایک کارسپانڈنٹ کی تحریر ہی کہ اب یہہ بات طے ہوگئی ہی کہ عالی جناب شاہزادہ آرتھر جو ڈیوک آف کناٹ کے لقب سے مشہور ہیں اور جن کو سلطنت انگریزی کی فوج کی سپہ سالاری کے واسطے تعلیم دیجاتی ہی اگلے موسم سرما میں ہندوستان کو تشریف لاوینگے اور ایک برس یا قریب اس کے ہندوستان میں قیام فرماوینگے جس میں سے کچھ وقت شملہ پر یا کسی اور مقام پر صرف ہوگا شاہزادہ ممدوح کا شرقی ملکوں کی سیر فرمانا اُس جنگی تعلیم و تربیت کا ایک جزو ہوگا جو چند سال سے اُن کو دیجاتی ہی +

—— کارسپانڈنٹ ڈیلی نیوز مقام فلی پہیلس سے جو قسطنطنیہ کے نزدیک ہی وہاں سے ترکوں کے ظلم اور سختی کا بیان اسطور سے بیان کرتا ہی کہ میں شہر تتوک کے نزدیک جب گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ٹیلی پر گتے جمع ہورہے ہیں جب میں وہاں پہونچا تو سیکڑوں لاشیں پڑی ہیں جن کو کتے کھا رہے تھے جب شہر میں پہونچا تو گلی کوچوں میں ہزاروں مردے جن کی تازہ لاشیں تھیں پڑے ہیں۔ پھر گرجا گھر میں جاکر دیکھا تو اس قدر مردے دیکھے کہ زمین دکھائی نہیں دیتی تھی اور گرجا کے احاطہ میں تین تین فٹ اُنچا لاشوں کا ڈھیر پڑا دیکھا۔ جن میں مرد عورتیں چھوٹے چھوٹے بچے جن کے سروں پر خوبصورت بال اور کپڑے پہنے ہوئے دھوپ میں پڑے سڑتے ہیں یہہ ہی حال مدرسہ کا دیکھنے میں آیا اُن کے مکانات جلائے گئے مویشی ترک لوگ لیگئے غرض کہ اُس شہر میں جن کی آبادی قریب نو ہزار آدمیوں کی تھی صرف ۱۲۰۰ آدمی رہگئے باقی کے ظلم سے ظالم ترکوں نے مار ڈالے وے جو بچے ہیں اُن کے نالوں کی آواز دور دور جاتی ہی +

اُن کے دلوں سے آہ کے نعرے آسمان تک پہونچتے ہیں پر افسوس کہ سلطان روم کے کان ایسے بند ہوئے ہیں کہ وہ ذرا نہیں سنتا ہی بر برعکس اس کے جو لوگ ظالموں کے سردار مقرر ہوتے ہیں اور زیادہ ظلم کرتے ہیں اُن کو معزز عہدے دئے جاتے ہیں چنانچہ آغا احمد کو جس نے شہر تتوک میں ظالموں کا سردار ہوکر ظلم مذکورہ بالا کیا اب اُسکو گورنر کا عہدہ عنایت ہوا ہی افسوس ہمارے ہمعصر سوائے اخبار سفیر مدراس کے اور کوئی صاحب مفصل کیفیت روم کی نہیں لکھتا ہی۔ ہم مفصل کیفیت اُن ظلموں کی جو آجکل روم میں ہورہی ہیں ہفتہ آئندہ میں درج اخبار کرینگے +

اور جب تو دعا مانگے ریاکاروں کی مانند مت ہو کیونکہ وے عبادتخانوں میں اور راستوں کے کونوں پر کھڑے ہوکے دعا مانگنے کو دوست رکھتے ہیں تاکہ لوگ اُنھیں دیکھیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وے اپنا بدلا پاچکے۔ لیکن جب تو دعا مانگے اپنی کوٹھری میں جا اور اپنا دروازہ بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہی دعا مانگ اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہی ظاہر میں تجھے بدلا دیگا۔

عیسی گنہگاروں کو بچانے چاہتا ہی

اگر تو چاہے تو مجھے پاک کرسکتا ہی میں چاہتا ہوں تو پاک ہو مرقس ۱ باب ۴۰ و ۴۱ +

اکثر لوگ مان لیتے ہیں کہ عیسی اس قابل ہی کہ ہمکو بچائے لیکن اُس کی رضامندی پر شک رکھتے ہیں یہہ غیر مناسب ہی کیونکہ جتنی دلیلیں اُس کے بچانے کی قابلیت پر ہیں اُتنی ہی اُس کی رضامندی پر بھی ہیں اُس کی کلام سے میں جانتا ہوں کہ مسیح مجھکو بچا سکتا ہی اور وہی کلام جس سے اُسکی قابلیت جانی جاتی ہی مجھے صاف صاف بتاتا ہی کہ وہ بچایا بھی چاہتا ہی کیا کبھی کو شک آیا کہ وہ مجھے خنگار کریگا یا نہیں کیونکہ اُس کے خنگار نیکا کچھ وعدہ نہ تھا وہ اپنی تنگحالی میں آیا اور جس دم کہ ازروئے ایمان کے عیسی کی قابلیت کا قایل ہوا اُسی دم جان لیا کہ وہ مجھے بچایا چاہتا ہی اور فوراً دونوں باتیں اُس پر ثابت ہوئیں ازل ہی سے مسیح گنہگاروں کے بچانیکا شوق رکھتا ہی اور جب تدبیر الہی کامل ہوئی تو وہ دنیا میں آیا اور شریعت کا فرمانبردار ہوکے اور دُکھ اُٹھاکے نجاتکی راہ کھولدی زمین پر اُسنے مصیبت زدوں کے ساتھ ہمدردی کی اور سبھوں پر ظاہر کیا کہ میں تم کو ہر طرح کی بُرائی سے رہائی دونگا اور جو میرے پاس آتے ہیں اُنھیں نکال نہ دونگا اُس کا دل رحیم اور دردمندی سے بھرا تھا ہر ایک کی مدد کرتا رہا جو کیا ہماری نصیحت کے لئے کیا کہ جیسا اُسوقت لوگوں کو جسمانی نعمتیں دیں ویسا ہی اب بھی روحانی برکتیں دینےکو طیار ہی جس نے جسمانی بیماروں اور مصیبت زدوں کو بچایا محال ہی کہ وہ جہنمی موت سے نہ بچائے پر یہہ بات ایسی صاف و روشن ہی کہ اُس کے لئے کچھ دلیل کی ضرورت نہیں چنانچہ پاک کلام میں لکھا ہی کہ جو کوئی چاہے آبحیات مفت لے

اگر پڑھنے والے اگر عیسیٰ کے وسیلے سے بچنا تجھے منظور ہے تو وہ تجھے بچائیگا اور نہ اگر منظور ہو تا اسکا ثبوت ہے کیونکہ اگر تجھے بچایا نہ چاہتا تو تیرے دل میں یہہ خواہش پیدا نہ کرتا ✦ آمر کیوں ایسے خوفناک ہوئے اور کیا ہمکو اعتقاد نہیں رکھتے مرقس ۴ باب ۴۰ ✦

جواب پرچہ مہر درخشاں

پرچہ مہر درخشاں مطبوعہ ۱۲ اگست ۹۷ء نمبر ۳۳ جلد دوم میں ایک آرٹیکل موسوم بمضمون لاجواب مصنفہ جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور درباب سلطنت استنبول کے درج ہے ✦

اگر فی الواقع یہہ مضمون امام موصوف کا لاجواب ہے تو ہمیں اُس کے جواب میں کچھ لکھنا محض فضول وبیکار ہے مگر ناظرین باتمکین پر ہمیں یقین ہے کہ یہہ الفاظ جو ذیل میں امام صاحب نے مرقوم کئے ہیں کیسے غرور اور نخوت اور دور از عقل عاقلان ہیں کہ اپنے قول کو شروع کلام سے لاجواب لکھنا سچ ہے مشک آنست کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار بگوید جناب امام فن مناظرہ صاحب اپنے مضمون لاجواب کے شروع میں اپنے آپ کو سلطنت روم کے باب میں ناواقف ثابت کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ ہم لوگ اگرچہ سلطان معزول کی وفات سے سخت ماتم زدہ ہوئے لیکن سلطان حال کے تخت نشینی سے شاد وشاد بھی ہو گئے خدا اُسے اور اسکے اقارب اور فرزندوں کو آپس کی محبت اور اقبال اور کامرانی اور دینداری اور دستگاہ جہانبانی میں روز افزوں ترقی بخشے یہہ الفاظ دعا ہمنے اس لئے استعمال کئے ہیں کہ یہہ سلطنت روم تو اپنے غلبہ اور شوکت میں قیامت تک تمام روئے زمین کے سلطنتوں میں سر برآوردہ رہیگی ✦

امام فن مناظرہ کی خدمت میں یہہ التماس ہے کہ سلطنت روم انگلستان اور روسیا اور پروشیا اور فرانس اور امریکہ وغیرہ سلطنتوں نے کن کن امورات کی نسبت سرفراز اور ممتاز رہی کیا وے اُسکے باجگذار رہے یا یہہ کہ اُنسے کسی علوم وفنون یا انتظام وتنسیق امور سلطنت میں سبقت لے گئے یا اُن کے ساتھ جنگ وجدال کر کے کسی وقت غالب اور فتح یاب ہوئی ہے مگر سچ پوچھو تو یہہ سلطنت روم اس قدر متزلزل اور کمزور ہے کہ اگر ۱۸۷۶ء میں انگلستان اور فرانس سرڈینیا سے مدد نہ پاتے اور انہیں سلطنتوں کی مدد روم کو نہ ملتی تو البتہ یقین غالب تھا کہ روسیوں سے مغلوب ہو جاتی چہ جائے کہ وہ تمام روئے زمین کی سلطنتوں پر سر برآوردہ ہو علاوہ ازیں آج کل اخبارات سے سلطنت روم کی قرضداری اور ناتوانی کا حال مفصل معلوم ہوتا جاتا ہے پس ہم آپکی علمیت وذہانت ومتانت وشرافت پر کہ آپ فن مناظرہ کے امام مقرر ہوئے ہیں اور اہل اسلام میں منتخب وبرگزیدہ ہیں آفرین کرتے ہیں ✦

پھر یہہ حضرت بیان کرتے ہیں کہ سلطنت روم نے اس بات میں شرف پایا ہے کہ اُس کے اکثر شہروں کے نام کتب الہامیہ میں درج ہیں حالانکہ روسیا وپروشیا کے کسی شہر یا صوبہ کا ذکر کتب مذکورہ میں نہیں پایا جاتا اور اس امر کو سلطنت روم کا خداداد ہونیکا ثبوت مقرر کیا ہے چنانچہ وہ انجیل اور مصاحف انبیا اور احادیث محمدیہ سے چند عبارتیں اس بات کے ثبوت میں نقل کرتے ہیں کہ سلطنت روم کے کئی بلاد وصوبجات کے نام کتب الہامیہ میں آتے ہیں اور نیز یہہ کہ سلطنت ہذا کی فتح وشکست بنبیین سابقین نے مذکور کی ہے پھر کہتے ہیں کیا ممکن ہے کہ جن شہروں پر کوئی ایسا بادشاہ حکومت کرے جسے خدا نے پسند نہ فرمایا ہو اور نہ اُس کا نام کبھی قلم قدرت کی زبان پر آیا ہو جیسے کہ انگلینڈ یا چارلس یا جارج وولیم یا میلن یا نیکولاس کہ یہہ الفاظ کبھی الہامی کتابوں میں مستعمل نہیں ہوئے ہیں خواہ عبرانی یا عربی لفظوں میں جیسے کہ سلاطین استنبول کے نام میں پس ایسے شہر جن کے نام کلام الٰہی میں درج ہوئے اُنپر حکومت کرنیوالے بادشاہ بھی ضرور ہے کہ ایسے ہی ہوں کہ جن کے نام کسی کلام الٰہی میں پائے جائیں خواہ عبرانی میں خواہ عربی الفاظ میں اور نہ فقط یہی بلکہ یہہ بھی ضروری ہے کہ اُن بادشاہوں کا وہی عقیدہ ہو جو خدا نے اپنے سب انبیا علیہم السلام کی معرفت بندوں کو تعلیم فرمایا کہ میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہو خروج ۲۰ باب ۳ آیت اور وہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ نے لوگوں کو سکھلایا کہ وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے مرقس ۱۲ باب ۲۹ آیت اب فرمایئے کہ یہہ عقیدہ سوا سلاطین اسلام کے اور کس ملک کے بادشاہ کا ہے کیا چین والوں کا یا روسیوں کا اور جرمنیوں کا ہرگز نہیں اب دیکھئے کہ سلطنت روم قیامت تک قایم رہے اور سر برآوردہ ہونیکے تین ثبوت دئے ہیں (۱) اُس کے شہر کتب مقدسہ میں مذکور ہیں (۲) اُس کے بادشاہوں کے نام کتب مقدسہ میں پائے جاتے ہیں (۳) اُس کے حق میں کتب مقدسہ میں پیشگوئیاں درج ہیں حالانکہ ان تینوں شرطوں سے اور تمام سلطنتیں خالی ہیں ✦

جواب (۱) اگر سلطنت کے قایم ہونیکا یہہ ثبوت ہو سکتا ہے کہ اُس کے بادشاہوں اور شہروں کے نام کتب مقدسہ میں درج ہیں تو سلطنت اسرائیل اور بابل اور فارس ومدیہ اور یونان اور روم اطالیہ کس لئے قایم نہیں رہیں کہ اُنکے کئی شہروں اور بادشاہوں کے نام کتب مقدسہ میں آتے ہیں حالانکہ وہ سب کے سب مستاصل ہو گئے (۲) اگر ممکن نہیں ہے کہ اُن شہروں پر جو کتب الہامیہ میں مذکور ہیں ایسا بادشاہ حکومت کرے جسے کہ خدا نے پسند فرمایا ہو تو فرمایئے

کہ بابل اور یونان اور روم اطالیہ کے بادشاہوں نے کیونکر ان شہروں پر حکومت کی حالانکہ وہ سب بت پرست تھے اور خداوند خدا واحد ولاشریک کو نہیں مانتے تھے *

(۳) اگر یہہ ممکن نہیں ہے کہ ایسے بادشاہ شہر مذکورہ کی حکومت کریں کہ جن کے نام قلم قدرت کی زبان پر نہ آیا ہو تو ہم پوچھتے ہیں کہ یونان اور روم اطالیہ اور روم ہذا کیلئے ایک بادشاہوں نے اُن شہروں پر کیونکر حکومت کی ہے جنکا نام کہیں کتب الہامیہ میں درج نہیں ہے نہ یونانی نہ عبرانی نہ عربی میں بھلا فرمایئے کہ مراد افندی جو کہ سلطنت روم خداداد کا حال بادشاہ ہے اُس کا نام کہاں کتب الہامیہ میں آیا ہے

(۴) اگر یہہ شرط سلطنت کے قایم ہونے کی ہے کہ اُسکے حق میں کتب الہامیہ میں پیشگوئیاں ہوں تو سلطنت بابل اور فارس اور یونان وغیرہ کیونکر برباد ہو گئیں اور یہہ بھی سوال ہم کرتے ہیں کہ جو آپ نے زبور اور انجیل سے پیشگوئیاں نقل کی ہیں آپ ترکوں کو ان پیشگوئیوں کا کیونکر مصداق بنا سکتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ترک پیشگوئیاں مذکورہ کے ہرگز مصداق نہیں ہیں اب ایک اور سوال لازم آتا ہے کہ آپ جبکہ زبور اور انجیل سے پیشگوئیاں نقل کرتے ہیں تو انحراف کتب مذکورہ کا کس طرح ثابت ہو سکتا ہے کہ آپ ایسے دعویٰ کے ثبوت کے لئے مقدور ناچار ہوئے ہیں کہ سوائے کتب منحرفہ کے اور کوئی ثبوت دعویٰ در پیش نہیں کر سکتے پس اگر ان کو منحرف نہیں مانتے ہو تو ان کتابوں کے اور مسائلوں کو مثل مسئلہ تثلیث اور الوہیت مسیح اور اُسکا کفارہ ہونا اور ہماری نجات کا وارد ہونا اُس پر ایمان لانے سے ماننا چاہئے۔ ہم جناب امام فن مناظرہ سے اُن سوالوں کا جواب طلب کرتے ہیں اور اُمید کامل ہے کہ وہ اپنی لیاقت اور علمیت اور ہوشیاری اور ذکاوت ذہن اس مناظرہ میں ظاہر کرینگے اور تعصب اور نخوت اور غرور کو کنارے کر کے نظر انصاف سے جواب باصواب عنایت فرماوینگے *

آخر الامر حضرت لکھتے ہیں کہ سلطنت استنبول کی سلامتی تمام روئے زمین کی سلامتی ہے اور انجام ان لڑائیوں کا جو اندنوں روسیوں وغیرہ کے سبب ممالک روم میں واقع ہے درحالتیکہ خالی نہ ہو گیا تو روسیا وغیرہ مخالفین سلطنت استنبول ترکوں کے تصرف میں آجاینگے یا اگر روس وجرمن و اسٹریا معہ باغی صوبجات استنبول کو چند کے غالب ہوئے تو دنیا کا خاتمہ قریب ہو جائیگا ہم ان کلمات مصنفہ امام صاحب سے کمال متفکر ہیں اور متحیر ہیں کہ سلامتی و فتح یابی روم سے سلامتی تمام ملکوں کی اور شکستگی روم سے خاتمہ قریب ہونا تمام دنیا کا کس قیافہ سے اور کس کتاب الہامیہ سے معلوم ہوتا ہے ہاں شاید امام صاحب کو کوئی وحی یا ہاتف غیبی نے یہہ آواز سنائی ہو گی کہ جس کی وہ تشہیر کرتے ہیں مگر عقل و علم کب اس بات پر اپنا عقیدہ قایم کرینگے آخر الامر ہم یہہ کہتے ہیں کہ حضرت امام فن مناظرہ جو ایسے سلطنت روم پر نازاں ہیں سلطنت مذکورہ کی کوئی فضیلت بیان کریں جب سے ترک آکر اس ملک کے متصرف اور قابض ہوئے ہیں اُنہوں نے وہاں کے باشندوں کو کیا فایدہ پہونچایا یا اُنہوں نے خود کیا ترقی کی ہے اصل میں یہہ بات درست ہے کہ جہاں محمدیوں کی حکومت اور سلطنت قایم ہوئی وہاں کا کل وبال وجبر و قہر و ظلمت وجہالت وخونریزی وعداوت کے سوا کچھ اور نہیں نظر آتا ہے یہی حال فارس اور عرب اور ترکستان اور ہندوستان کا ہے اب دیکھئے کہ ہندوستان میں گو کہ محمدیوں کا اس ملک میں متصرف ہونا صد ہا برس گذر گئے لیکن آگے کی نسبت یہاں علم و فن کی کیا ترقی ہے اہل ہنود سے اہل اسلام کس امر میں سبقت و پیشقدمی لیگئے بلکہ ہر بات میں سوائے جدال و قتال و خونریزی کے کم لیاقت و کم علم ہیں اگر مذہب کا ذکر کرو تو اہل ہنود اہل اسلام کی نسبت خدا پرستی میں کچھ کم نہیں معلوم ہو سکتے اور اگر دنیاوی معاملات کا ذکر کرو تو اہل ہنود ہر صورت سے تمام کاروبار میں مقدم نظر آتے ہیں اگر یہہ بات سمجھو بھی ہو تو اُمید ہے کہ حضرت امام فن مناظرہ خلاف ثابت کرینگے اور جان لو کہ سلطنت روم کا بھی یہی حال ہے کہ ترکوں نے نہ خود کوئی علم حاصل کیا اور نہ کوئی فن عجیبہ غریبہ کہ جس سے تمام خلقت کو فائدہ متصور ہو ایجاد کیا بلکہ اسقدر تمام رعایا کو مظلوم اور مقہور اور مجہول از علم رکھا ہے کہ وے بھی جہالت و نادانی میں غرق ہیں فقط *

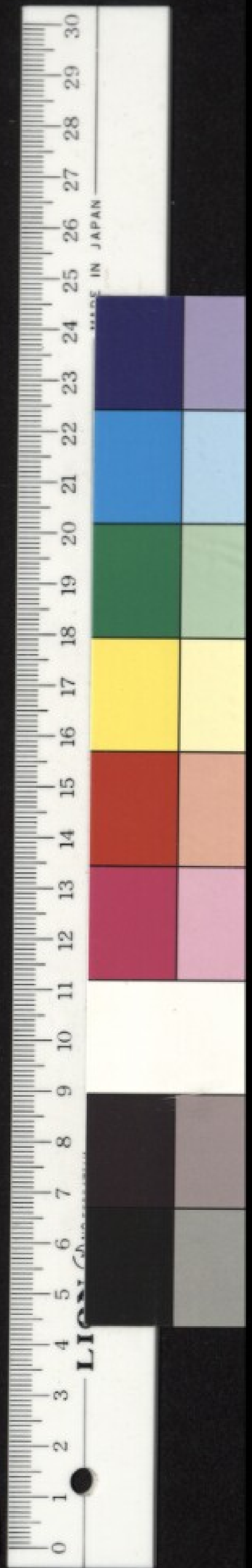
منقولات

دہلی کا دربار

اگرچہ ہم ہفتہ گذشتہ میں مجمل کیفیت تقرر دربار دہلی کی درج اخبار کر چکے ہیں مگر یہہ مفصل کیفیت جو ہمارے پاس آج پہونچی ذیل میں درج کرتے ہیں وہو ہذا *

اس سلطنت کے گورنروں۔ منتظموں۔ راجاؤں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ امیروں۔ اور رعایا کی اطلاع کے لئے میں بحیثیت ویسرائے و گورنر جنرل ہند ایکٹ منشاء کو جسے برطانیہ کلان و آئرلینڈ کی شاہی پارلیمنٹ نے بتاریخ ۲۷ ماہ اپریل ۱۸۷۶ء نافذ کیا مع اشتہار شاہی مورخہ ۲۸ ماہ اپریل ۱۸۷۶ء جو نسبت جلوس حضرت ملکہ معظمہ دام اقبالہا منعقدہ دربار مقام ونڈسر کے جن کو جناب وسیر کبیر وزیر ہند نے اپنے مراسلہ نمبری ۔ مورخہ ۱۳ جولائی ۱۸۷۶ء کے ہمراہ اس گورنمنٹ کے پاس بھیجا ہے مشتہر کرتا ہوں *

معہذا میں اب اپنی مہر و دستخط سے ازروئے اشتہار ہذا عام اعلان کرتا ہوں کہ میرا ارادہ ہے کہ یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو شہر دہلی میں ایک جلسہ شاہی منعقد کروں اور اس جلسہ میں ملکہ معظمہ کی کل ہندوستانی رعایا پر حضور ممدوحہ کے وہ عاطفت آمیز خیالات ظاہر کر دوں جن کی وجہ سے حضور ممدوحہ نے



اپنے شاہی خطاب والقاب پر ایک خطاب اور بڑھایا ہو اور جس کے اضافہ کرنے کا خاص منشا یہہ ہو کہ ملکہ معظمہ کو اپنی سلطنت کے اُن بڑے مضافات کی طرف جو توجہ اور ہند کے والیان اور رعایا کی وفاداری اور محبت پر جو اعتماد ہے اُسکا اظہار ہو ❊

میری تجویز ہے کہ اِس جلسہ میں ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے ممالک محروسہ ہند کے ہر حصہ سے گورنروں اور لفٹنٹ گورنروں اور چیف کمشنروں اور نیز اُن والیانِ ملک اور رئیسوں اور امیروں کو بلاؤں جنکی ذات میں سلف کی قدامت اور حال کی خوش اقبالی دونو جاگزین ہیں اور جو اِس بڑی سلطنت کی رونق اور استحکام میں بڑے لائق وفائق طور سے ممد ومعاون ہیں ❊

پس باجلاس کونسل عنقریب ایسے حکم جاری کرونگا جو اِس موقع کی تاریخی عظمت وشان کے شایان ہوں اور نیز ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی کل رعایائے ہند کے دل میں جو اُمنگ پیدا ہوگی کہ اپنی شہنشاہ عالیجاہ سے جو اُن کو دلی محبت ہے اُس کو عام خوشیاں منانے اور خیر خواہی کے خاص اظہاروں اور تقریبوں سے ظاہر کریں اُسکے بھی وہ حکم حسب حال ہوں ❊

مورخہ ۱۸۔ اگست ۱۸۷۶ء بمقام شملہ

دستخط لارڈ لٹن

منسلکات

(ایکٹ ۱۰ سنہ ۳۹ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا)

نمبر ۱۔ ایکٹ متضمن اِس امر کے کہ سلطنت متحدہ اور اُس کے مضافات کے شاہی تاج سے جو شاہی خطاب اور القاب متعلق ہیں اُن میں جناب ملکہ معظمہ کو اضافہ کرنیکا اختیار ہو (۲۷۔ اپریل ۱۸۷۶ء) (یہہ قانون جناب وزیر کبیر وزیر ہند کے مراسلہ بصیغہ وضع قوانین نمبری ۲ مورخہ ۹ جون ۱۸۷۶ء کے ہمراہ وصول ہوا)

ایکٹ ۱۷ بابت ۱۸۰۰ء سنہ ۳۹ و ۴۰ جلوس بادشاہ جارج سوم | چونکہ باب ۶۷ ایکٹ متضمن اتحاد برطانیہ کلاں و آئرلینڈ میں جو سنہ ۴۰ جلوس بادشاہ مرحوم جارج سوم میں نافذ ہوا تھا یہہ قرار پایا تھا کہ سلطنت متحدہ اور اُسکے مضافات کے تاج شاہی کے جو بادشاہی خطاب والقاب ہیں وہ اُس اتحاد کے بعد وہ خطاب والقاب ہونگے جو بادشاہ عالیجناب اپنے شاہی اشتہار مثبتہ بمہر کلان سلطنت متحدہ کے بموجب مقرر فرمائے ❊

اور چونکہ ایکٹ مذکور اور اشتہار شاہی مثبتہ بمہر کلان مورخہ یکم جنوری ۱۸۰۱ء کے بموجب ملکہ معظمہ کے خطاب اور القاب موجودہ یہہ ہیں۔ وکٹوریا بالفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ کلاں و آئرلینڈ کی ملکہ حامی دین ❊

باب ۱۰۶ ایکٹ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ وکٹوریا | اور چونکہ حسب منشائے ایکٹ متضمن حسن انتظام ہند مجریہ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ باب ۱۰۶ یہہ حکم ہوا تھا کہ ہند کی عنان حکومت جو اُسوقت تک ملکہ معظمہ کی طرف سے ایسٹ انڈیا کمپنی کے سپرد تھی ملکہ معظمہ کے دست مبارک میں آجائے اور اُسوقت سے ہند کی حکومت ملکہ معظمہ کی ذات خاص اور حضور ممدوحہ کے نام سے عمل میں آئے اور چونکہ یہہ امر قرین مصلحت ہے کہ جو حکومت اسطرح منتقل ہوئی اُسکا اظہار ملکہ معظمہ کے خطاب والقاب میں ایک اور خطاب ولقب زیادہ کرنیکے ذریعہ سے کیا جائے ❊

اِس لئے حضور ملکہ معظمہ کی بارگاہ اعلیٰ سے بصلاح و رضامندی عمائد دینی و دنیوی و وکلائے رعایا جو اِس پارلیمنٹ موجودہ میں مجتمع ہیں اور اُن سبکے حکم سے حسب ذیل حکم نافذ ہوتا ہے ❊

ملکہ معظمہ کو بادشاہی خطاب اور القاب پر امور خطاب اور لقب زیادہ کرنیکا اختیار | جائز ہے کہ جناب عطوفت مآب ملکہ معظمہ حسب مذکورہ بالا حکومت ہند کے انتقال کی تصدیق میں اُن خطاب والقاب پر جو سلطنت متحدہ اور اُسکے مضافات کے بادشاہی تاج سے فی الحال متعلق ہیں کوئی اور خطاب اور لقب جو حضور ملکہ معظمہ کو مناسب معلوم ہو اپنے بادشاہی اشتہار مثبتہ بمہر کلان سلطنت متحدہ کے ذریعہ سے زیادہ فرمائیں ❊

نمبر ۲۔ مراسلہ نمبر ۷ مورخہ ۱۳۔ جولائی ۱۸۷۶ء بمقام انڈیا آفس لنڈن۔

ملکہ معظمہ کے وزیر امورات ہند کی طرف سے

بنام

گورمنٹ ہند

میں مراسلہ ہذا کے ہمراہ آپکی گورمنٹ کی اطلاع کے لئے ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے اُس اشتہار کی نقل بھیجتا ہوں جس سے اِس امر کا اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا نے لقب شہنشاہ ہند اختیار کیا ❊

(۳) ملکہ معظمہ کا یہہ امر حضور ممدوحہ کے اُن عنایت آمیز خیالات کا ایک باضابطہ اور پُر زور وپُر شور اظہار ہے جو جناب ممدوحہ کو ہند کے والیان ورعایا کی طرف ہمیشہ رہے ہیں اور حضور ممدوحہ کی نظر مبارک میں اِس اظہار کے لئے یہہ موقع بہت مناسب تھا۔ میں یہہ چاہتا ہوں کہ بادشاہی خطاب والقاب پر جو نیا خطاب اور لقب اب زیادہ ہوا ہے اُس کو آپ ملکہ معظمہ کی کُل سلطنت ہند میں ایسے طور پر مشتہر کریں جو جناب ممدوحہ کے کریمانہ منشا کے موافق ہو ❊

دستخط لارڈ سالسبری

ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی طرف سے

اشتہار

ملکۂ وکٹوریا

چونکہ پارلیمنٹ کے اجلاس حال میں ایک ایکٹ متضمن اس امر کے کہ سلطنت متحدہ اور اُس کے مضافات کے شاہی تاج سے جو شاہی خطاب والقاب متعلق ہیں اُنمیں ملکہ معظمہ کو اضافہ کرنے کا اختیار ہو نافذ ہوا ہے اور ایکٹ مذکور میں یہہ درج ہے کہ جو قانون برطانیہ کلان اور آئرلینڈ کے متحد ہونے کے باب میں صادر ہوا تھا اُس میں یہہ حکم تھا کہ اس اتحاد کے بعد سلطنت متحدہ اور اُسکے مضافات کے بادشاہی تاج کے شاہی خطاب والقاب وہ متصور ہونگے جو بادشاہ عالیجناب اپنے شاہی اشتہار مثبتہ مہر کلان سلطنت متحدہ سے مقرر فرمائے اور نیز یہہ بھی درج ہے کہ قانون مذکور اور اشتہار بادشاہی مثبتہ مہر کلان مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۸۰۱ء کی رو سے ہمارے خطاب والقاب فی الحال یہہ ہیں وکٹوریا بالفضل خدا سلطنت متحدۂ برطانیہ کلان و آئرلینڈ کی ملکہ حامی دین۔ اور یہہ بھی درج ہے کہ ایکٹ متضمن حسن انتظام ہند کی رو سے یہہ حکم صادر ہوا تھا کہ ہند کی حکومت جو اُس وقت تک ہماری طرف سے ایسٹ انڈیا کمپنی کے سپردتی ہماری ذات سے متعلق ہو جائے اور اُسوقت سے ہند کی حکومت ہماری ذات خاص اور ہمارے نام سے عمل میں آئے اور یہہ امر قرین مصلحت ہے کہ ہند کی حکومت جو اسطرح منتقل ہوئی اُس کی تصدیق اسطرح کیجائے کہ ہمارے خطاب والقاب پر ایک اور خطاب اور لقب زیادہ کر دیا جائے اور ایکٹ مذکور میں اُن امور کی تحریر کے بعد یہہ حکم ہوا ہے کہ ہمکو جائز ہے کہ حسب مذکورۂ بالا ہند کی حکومت منتقل ہونیکی تصدیق کے لئے سلطنت متحدہ اور اُس کے مضافات کے شاہی تاج کے خطاب والقاب موجودہ پر اپنے بادشاہی اشتہار مثبتہ مہر کلان سلطنت متحدہ کے ذریعہ سے کوئی اور لقب جو ہمکو مناسب معلوم ہو زیادہ کریں۔ ہمنے اپنی پریوی کونسل کی صلاح و مشورہ سے یہہ امر مقرر کرنا اور مشتہر کرنا مناسب سمجھا اور اس اشتہار کی رو سے ہم بصلاح و مشورہ مذکورۂ بالا یہہ مقرر کرتے اور مشتہر کرتے ہیں کہ آیندہ جسقدر بسہولت ممکن ہو ہر موقع اور ہر وثیقہ پر جس میں ہمارے خطاب اور القاب لکھے جاتے ہیں باستثنائی ہر ایک ایسی سند و فرمان و شقہ و التمغا و حکمنامہ و پروانہ تقرر اور اور وثیقوں کے جن کا اثر سلطنت متحدہ کے باہر نہ ہو سلطنت متحدہ اور اُسکے مضافات کے بادشاہی تاج کے خطات والقاب موجودہ پر یہہ خطاب و لقب زیادہ کیا جائیگا۔ لاطینی زبان میں یہہ الفاظ۔ انڈیا امپریٹرکس۔ اور انگریزی زبان میں امپرس آف انڈیا یعنے ہند کی شہنشاہ۔ علاوہ اسکے ہماری یہہ بھی مرضی اور خوشی ہے کہ یہہ خطاب اور لقب جو اب زیادہ کیا گیا ہے فرمانون سندون تمغون التمغاؤن حکمناموں اور پروانجات تقرر اور ایسے ہی اور وثیقجات میں جو ابھی خاص طور سے مستثنیٰ کئے گئے ہیں درج نکیا جائے +

اور نیز ہماری یہہ بھی مرضی اور خوشی ہے کہ سونے۔ چاندی اور تانبے کے جس قدر سکے سلطنت متحدہ میں اب رائج اور جائز ہیں اور نیز سونے۔ چاندی اور تانبے کے جسقدر سکے ہمارے حکم سے مثل سکہائے حال آیندہ ضرب کئے جائینگے۔ باوصف اس امر کے کہ حسب مذکورۂ بالا ہمارا خطاب والقاب زیادہ ہو گیا ہے سلطنت متحدہ مذکورہ کے رائج و جائز سکے تصور و تسلیم کئے جائینگے۔ اور نیز یہہ کہ سلطنت متحدہ مذکورہ کے مضافات میں سے جس کسی مضافات کے لئے جو سکے ضرب کئے جائیں اور وہاں جاری کئے جائیں اور ہمارے اشتہار کی رو سے اُن مقامات کے رائج اور جائز سکے قرار دئے جائیں خواہ اُن پر ہمارا خطاب ہو یا القاب ہوں یا اُنکا کوئی حصہ یا حصے ہوں اور نیز جس قدر سکے اس اشتہار کے بموجب آیندہ ضرب کئے جائینگے اور جاری کئے جائینگے اگرچہ ہمارا خطاب اور لقب حسب مذکورہ بالا زیادہ کیا گیا ہے تاہم وہ اپنے اپنے مقام کے رائج و جائز سکے رہینگے تاوقتیکہ ہماری مرضی اُس کی نسبت کچھہ اور ظاہر کیجائے +

صادرۂ دربار مقام ونڈسر مورخہ ۲۸ - اپریل ۱۸۷۶ء جلوس +

خدا ملکہ کو محفوظ رکھے

بحکم جناب مستطاب نواب گورنر جنرل و ویسرائے کشور ہند باجلاس کونسل +

دستخط۔ ٹی۔ ایچ۔ تھارنٹن۔ قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند

اخبارات مُلکی و ولائتی

کابل۔ امیر صاحب قبیلہ مہمند کے بائی زئی اور حلیم زئی فرقوں میں آشتی کرانے کے لئے بہت کوشش کر رہے ہیں اور حیران ہیں کہ سردار نوروز خان کی جگہہ کس کو مقرر کریں۔ خان مذکور سے زیادہ لائق و معتبر شخص کوئی نہیں ملتا۔ امیر صاحب باجور پر چڑھائی کرنیکی نیت سے کابل کے پاس مقام چارد ہی اور گزرخیر کے درہ پر مقام و حاکم میں بڑے بڑے کمپ کے وخیرہ جمع کر رہے ہیں۔ اور جو لوگ بائی زئی اور حلیم زئی فرقوں کی طرف سے امیر صاحب کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اُنکو واپس چلے جانے سے روک لیا ہے +

سردار سلطان محمد خان بارکزئی مرحوم کے بیٹے سردار زکریا خان نے

امیر صاحب سے علاقہ سرکار انگریزی میں چلے آنے اور پشاور میں سکونت اختیار کرنیکے واسطے اجازت چاہی تھی مگر امیر صاحب نے کچھ جواب نہیں دیا۔

طہران سے جو چٹھیاں موصول ہوئیں اُنسے معلوم ہوا ہی کہ سلطان عبدالعزیز شہنشاہ روم کے تخت سے اُتارے جانے اور بعدہ اُن کے فوت پانے کی خبریں سنکر شاہ ایران کو سخت اضطراب پیدا ہوا ہی اور یہہ سنکر نہایت ناخوش ہیں کہ سلطان ممدوح کا تخت سے اُتارا جانا کونسل وزرا کی تحریک سے ہوا چونکہ شاہ ایران نے بھی ایک اسی قسم کی کونسل مقرر کی ہی لہذا یہہ نامبارک خبر پاتے ہی یہہ حکم حضور سلطان سے صادر ہوا کہ چار شخص سے زیادہ ایک مرتبہ کونسل میں جلاس نہ کریں اور ماہ بماہ اُن لوگوں کے نام بدلے جایا کریں۔ لیکن یہہ حکم شاہ ممدوح کا وزرا و صلاح کاران سلطنت کی غداری و بیوفائی کیجانب سے اطمینان کامل کا باعث نہ ہوا چنانچہ بارگاہ سلطانی سے یہہ حکم نفاذ پاگیا ہی اور آئندہ چھہ ماہ تک کونسل کا جلسہ ملتوی رہے +

چین خبر صحیح ہی کہ شہر مومین علاقہ چین اور چند سرحدات مومین میں بغاوت عظیم شروع ہوئی ہی اخبار چینا ہرالڈ اور نگون گزٹ کیفیت بغاوت اس طور سے رقم کرتے ہیں کہ لوکانگ وانگ جو سرداران شان علاقہ چین کے خراج گذار ونسے جانب اضلاع جنوب یونان کے ہیں اور روقت قتل ماسٹر مارگری شہر مومین میں گورنری کے خدمت پر مامور تھا جبکہ ماسٹر مارگری کی قتل کے دریافت کے لئے کمشنران مقرر ہوکے یوسنفو کو آئے لوکانگ وانگ مذکور نے بمجرد طلبی کے فرار ہوکر کسی ایک ضلع میں پناہ گزین ہوا اس باغی کا یہہ قول ہی کہ میں نے حسب الحکم ٹی سن گورنر جنرل یونن کے ماسٹر مارگری کا قتل کرایا اور وہ احکامات تحریری مجھہ پاس موجود ہیں۔ اور یونان میں حسب الحکم سلطنت چین کے جدید گورنر جنرل مقرر ہوئے اور شہر مومین میں بھی گورنر جدید معین ہوئے اور ہر شخص پر ظلم کرنا اور محصولات غیر واجبی ظلم سے لے نے کے باعث لوکانگ وانگ کو قابو ملکر مومین کے لوگوں کو برانگیختہ کرکے بغاوت شروع کیا ہی افسوس یہہ ہی کہ جمع گیا رئیس فوج علاقہ مومین بر سر بغاوت ہی حاکم اور سپہ سالار فوج مومین معہ ۴۰ افسروں کے قتل ہوگئے اب شہر مومین قبضہ و تصرف میں باغیوں کے بسر کردگی لوکانگ وانگ کے ہی۔ اخیر کیفیت یہہ ہی کہ لوکانگ وانگ بہ جمعیت ۴۰ ہزار شہر کوانگ چانگ کو اجو مشہور و معروف ہی اور مومین سے پچاس میل کا فاصلہ ہی تسخیر کرنے کے لئے روانہ ہوا ہی +

روپیہ تجویز ہی کہ روپیہ پر نام ملکہ معظمہ کا بہ حیثیت شہنشاہ ہندوستان کندہ کرایا جاوے۔ اختلاف رائے اسبابمیں یہہ ہوگیا ہی کہ بعض لوگوں کی یہہ رائے ہی کہ روپیہ پر صرف تصویر کا سر دیسی لوگ پسند نہیں کرتے اور تصویر تا بکمر کندہ ہونی چاہئے دیکھئے اسبابمیں کیا فیصلہ ہوتا ہی +

افواج موقع دربار دہلی کے لئے حسب ذیل فراہم ہوگی سو بریگیڈ سواران۔ بریگیڈ پیدل اور اُسیقدر توپخانہ۔ یہہ سپاہ مقام دہلی میں سپاہ مقیم مقامات متعلقہ سے فراہم کیجاویگی یا اُس سپاہ سے جو معرض تبدیل میں ہو۔ مدراس اور بمبی ہر ایک مقام سے ایک ایک رجمنٹ سواران دیسی اور دو دو رجمنٹیں پیدل دیسیوں کی آوینگی۔ اور ایک رجمنٹ پیدل اور ایک رجمنٹ سواران پنجاب سے بھیجی جاویگی فقط +

سوات۔ اخوند سوات سخت علیل ہیں۔ اُمید زیست نہیں اگر خدانخواستہ اخوند صاحب دائمی فوت ہوگئے تو سوات میں بہت مفسدے برپا ہوں گے جس سے علے الظاہر اُسطرف ہماری سرحد پر کچھہ نہ کچھہ خرابیاں ضرور پیدا ہونگی +

کوہاٹ۔ تین سو دس اونٹ اور بارہ ہاتھی جنگ کے ہتھیار و نسے لدے ہوئے کوہاٹ میں پہونچے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ گرد کوہاٹ کے اوپر بونیر فوج جنگی کے ساتھ چڑھائی کرنیکو واسطے تیاریاں ہو رہی ہیں +

چترال۔ چترال کے ایک سردار پہلوان خان نامی نے امان الملک سابق حاکم چترال پر حملہ کرنے کی نیت سے چار پانچ ہزار آدمیوں کی فوج جمع کی ہی +

بنیر چونکہ سنی سرداران بنیر میں سے ایک شخص شیعہ ہوگیا ہی اس لئے دونو فرقوں میں مذہبی لڑائی ہو رہی ہی اور بہت سی جانیں ضایع ہو چکی ہیں +

کابل۔ باجور کے سرداران بزرگ میں سے ایک شخص مسمی عظمت اللہ خان کو امیر صاحب نے لکھا تھا کہ تمہارے مفسدانہ ارادونکا حال ہمکو معلوم ہوگیا ہی اور اگر ان باتونکا تمنے معقول جواب نہ دیا تو تم کو اچھی طرح متنبہ کیا جائیگا۔ سردار مذکور نے جواب دیا کہ اگرچہ آپ کے پاس بہت زیادہ فوج ہی لیکن میں خوشی سے آپکے مقابلہ پر میدان جنگ میں آؤنگا۔ باجور اور سرداران باجور کی آزادی چھین لے نے کیواسطے جو جو آپنے ارادے کئے ہوئے ہیں اُن کے فیصلہ کیواسطے اس سے بہتر اور کوئی صورت نہیں ہی +

ابھی کابل کے ایک سوداگر کی نسبت مخبر نے خبر دی کہ نام مجمع علی خان متوفی نے مرنے سے پہلے اُسکے پاس ایک لاکھہ روپیہ امانت رکھا تھا اُسپر آفت برپا ہو رہی ہی اور قید ہوگیا ہی +

جو قافلہ ہرات سے قندہار کو جاتا تھا اُسمیں سے کئی آدمی شدت گرمی کے سبب ہلاک ہوگئے +

سوات۔ اخوند صاحب کے سب سے بڑے بیٹے نے جو کاشغر میں پناہ گزین ہی چار لاکھہ روپیہ اخوند صاحب سے طلب کیا ہی اور یہہ دھمکی دی ہی کہ اگر آپنے روپیہ نہ بھیجا تو میں کاشغر کی فوج کے ساتھہ سوات پر حملہ کرونگا اور مایوسی کی حالتمیں آپکے قتل کرنیسے بھی دریغ نہ کرونگا۔ اس خط کے مطالعہ سے اخوند صاحب بہت متفکر ہوئے اور اپنے حجرہ میں چلے گئے اور اپنے نہایت معتبر مریدوں کو حکم دیا کہ کوئی اجنبی باسلاح شخص ہمارے نزدیک نہ آنے پاوے +

لنڈن ۲۴۔ اگست شہر الیگزنیاز کے سامنے سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ سرویا والوں کی سرکاری تحریرات کے بموجب وہ لوگ اپنے مقامات پر قایم ہیں۔ لنڈن ڈیلی نیوز کا کارسپانڈنٹ مقام جنگ سے لکھتا ہے کہ سرویا والے نازک موقع میں ہیں اُسی کارسپانڈنٹ نے لکھا ہے کہ سرویا والونکے جنگ کا مونڈ گروہ غلبہ پر ہے اگرچہ پرنس میلان صلح کیطرف مائل معلوم ہوتا ہے۔ پرنس نکتا جبل سود میں پھر داخل ہو گیا اور البہانیا کی طرف متوجہ ہے +

بلگریڈ ۲۵۔ اگست۔ کل شام کو پرنس میلان نے دار الحکومت میں تمام کانسلوں کو طلب کیا اور سرحت لڑائی کی التوا اور دول معظمہ یورپ کی ثالثی کی تجویز فرمائی +

لنڈن ۲۵۔ اگست۔ محاصرہ کیپ کوسٹ سے جو سب سے پیچھے خبر آئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ ڈھومی اُسی طرح تشدد کر رہا ہے اور جو یورپین اُسکے قبضہ میں ہیں اُن کے قتل عام کی دھمکی دیتا ہے +

بمبئی ۲۶۔ اگست۔ اخبارات انگلستان نے فلر صاحب کے مقدمہ میں لارڈ لیٹن صاحب کے حکم کو بہت پسند کیا ہے +

بمبئی ۲۶۔ اگست۔ پرنس میلان نے بلگریڈ میں کانسلوں کو طلب کر کے جو تجویز کی ہے پرنس بسمارک اُس سے متفق ہے سرویا والوں کی سرکاری کاغذات سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر الیگزنیاز کے سامنے چھ روز کی سخت لڑائی کے بعد عساکر سرویا نے ترکوں کی فوج میمنہ پر کامیابی کے ساتھ حملہ کیا۔ ترکوں کے پانوں اکھڑ گئے اور اُن کو واپس ہونا پڑا +

قسطنطنیہ ۲۲۔ اگست ترکوں اور سرویا والوں میں صلح کرانے کیواسطے سفرائے ممالک غیر نے باب عہد و پیمان وا کیا ہے +

لنڈن ۲۰۔ اگست۔ باوجود سرویا والوں کے صلح کی تحریک کے جنگ جاری ہے۔ الیگزنیاز کے آگے سرویا والوں کی فتح کی خبر تصدیق ہو گئی ہے۔ اور جنرل چرنائف نے پھر آگے بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ بلگریڈ میں عوام الناس صلح کے مخالف ہیں +

حضور لارڈ لٹن صاحب پہلے ویسرائے ہونگے جو کشمیر کو تشریف لیجاوینگے لارڈ میو و لیڈی میو صاحبہ نے ۱۸۷۱ع میں کشمیر کے جانے کا قصد کیا تھا مگر چونکہ اُس زمانہ میں مسٹر ہیوڈ صاحب کے قتل کے نسبت تحقیقات ہو رہی تھی اور گورنمنٹ کشمیر مشتبہ تھی اسوجہ سے وہ ارادہ ملتوی کر دیا گیا +

لودیانہ

یہ ہفتہ بھی بارش سے خالی گیا زراعت کا برا حال ہے اور بخار کی شکایت زیادہ ہے +

اس ہفتہ میں جناب مسٹر لینگ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر نے ایک مقدمہ بابت طلاق کے جو نہایت پیچیدہ اور غور طلب تھا فیصل کیا +

ایک پشاوری نے ایک شخص پر توہین مذہب کی نالش دایر کی تھی اُسپر وارنٹ گرفتاری کا جاری ہوا چنانچہ وہ شخص غیر حاضر ہے اُسکی دوکان پر ۳۰ دن کی میعاد کا اشتہار چسپان کیا گیا۔ اگر اس عرصہ میں حاضر نہ ہوا تو اُس کی قرقی ہوگی +

ہندوستان کی ریل دریائے ستلج کے کنارے تک جانے لگی ہے اور دریائے بھی اب طغیانی پر نہیں رہا اور لوگونکو زیادہ تکلیف ہے سنا ہے کہ یکم اکتوبر تک کشتیوں کا پل طیار ہو جاویگا +

۵ ستمبر کو مسٹر اگلیوی صاحب نے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے جو ایک ماہ کیواسطے رخصت پر گئے ہیں چارج لیا +

مسمی قادری جو چوری کی حالت میں گرفتار تھا اور پولیس پر زد و کوب کا دعوی کیا تھا پرسوں ۵ ماہ قید مع جرمانہ کا سزایاب ہوا۔ آج رات بارش ہوئی +

کیفیت خفقان صحت پنجاب

اس ہفتہ میں چند اضلاع کے کاغذات وقت معینہ پر نہیں آئے اس لئے رپورٹ ناکمل ہے مگر جن اضلاع سے مکمل رپورٹ آگئی ہے اُن کی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ ہفتہ حال میں کل اموات (۳۴۹۳) درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ (۲۷۰۵) واقع ہوئی تھیں (۲۷۶) اموات مرض ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۲۶۳) واقع ہوئی تھیں اموات ہیضہ اضلاع پنجاب میں حسب تفصیل ذیل ہیں بنوں۔ شاہ پور۔ لاہور۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ گوڑگانوہ۔ گوجرانوالہ۔ ضلع بنوں میں صرف ایک موضع ہفتہ حال میں مبتلا ہوا یعنے روکھڑی جس میں (۴۲) اموات درج رجسٹر ہوئیں سب سے زیادہ اموات پہلے مبتلا شدہ موضع موانس و موسٰی خیل میں واقع ہوئیں (۳۶) اموات موانس میں و (۳۴) اموات موسٰی خیل میں درج رجسٹر ہوئیں ضلع شاہپور میں (۱۵) جگہوں میں مرض ہیضہ جاری ہوا اُن میں سے (۵) ہفتہ حال میں مبتلا ہوئیں ان میں سے (۲) میں یعنے موضع نند و جمال میں (۱۴) و (۳) اموات درج رجسٹر ہوئیں اور باقی (۳) میں صرف ایک ایک موت واقع ہوئی یہ مرض پہلے مبتلا شدہ مواضعات دہادر رووا و نور پور میں بہت مہلک ہے موضع دہادر میں (۳۴) رووا میں (۱۵) و نور پور میں (۱۱) اموات درج رجسٹر ہوئیں ضلع لاہور میں (۱۳) جگہوں میں مرض ہیضہ ہفتہ حال میں برپا ہوا ان میں سے (۱۰) ہفتہ حال میں مبتلا ہوئیں ان میں سے (۷) میں صرف ایک ایک موت درج رجسٹر ہوئی اور (۳) پہلے مبتلا شدہ جگہوں میں سے موضع بھوبا میں (۱۸) اور موضع لوہاری میں (۳) و چاند پور میں (۲) اموات درج رجسٹر ہوئیں +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

